پیش لفظ

ردِ عیسائیت پر مسلمان مصنفین کی جو کتابیں میری نظر سے گذریں ان کے مطالہ کے دوران میرا عجب تضاد سے سامنا ہوا۔ ایک طرف ان کتابوں میں یہ ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا گیا ہے کہ بائبل محرف اور ناقابل اعتبار ہے۔ دوسری طرف انہی کتابوں میں ایک آدھ باب اس بات کے تذکرے میں بھی ضرور ملتا ہے کہ موجودہ بائبل میں نبی اسلام کے بارے میں پیشن گوئیاں موجود ہیں۔ میرے لئے یہ طرز استدلال ناقابل فہم ہے۔ آپ خود ہی غور کیجئے کہ اگر کوئی وکیل عدالت میں ایک تحریر پیش کر کے یہ کہے کہ یہ میرے موکل کے والدِ مرحوم کی وصیت ہے جس کی رو سے پوری جائیداد کے وہ اور صرف وہ بلا شرکت غیرے وارث ہیں۔ اور دوسرے ہی لمحے کہنا شروع کردے کہ یہ تحریر موضوع ہے اس میں ہاتھ کی صفائی کو بھی کچھ دخل ہے تو عدالت عالیہ ایسے وکیل کی وکالت کے بارے میں کیا کہے گی؟ یہی نا۔۔۔

بدیں عقل و بنیش بباید گریست

شاید آپ یہ سوچیں کہ یہ تو عام کتابوں کا حال ہوگا لیکن مستند کتابیں اس قسم کی تضاد بیانی اور اجتماعِ نقیضین سے مبرا ہونگی تو یہ قطعاً خوش فہمی کے سوا اور کچھ نہیں۔ یہاں تک کہ وہ کتاب جسے "عیسائی مذہب پر سب سے زیادہ جامع، مستحکم مدلل اور مبسوط کتاب 1* کہا گیا، جسے "عیسائیت کی تردید میں حرف آخر کی حیثیت رکھنے والی کتاب 2* سے موسوم کیا گیا، جسے "عیسائیت کے تابوت میں آخری میخ 3* کے لقب سے نامزد کیا گیا، جس کے بارے میں یہ دعویٰ کیا گیا کہ " اگر دنیا میں یہ کتاب پڑھی جاتی رہی تو دنیا میں مذہب عیسوی کی ترقی بند ہوجائے گئی 4*۔ اس کتاب (میری مراد مولانا رحمت اللہ کیرانوی کی کتاب " اظہار الحق " سے ہے) کا یہ عالم ہے کہ پہلے باب میں "بائبل کی تحریف کے ناقابل انکار دلائل 5* ہیں تو آخری باب میں " کتبِ مقدسہ میں آنحضرت ﷺ کی ایمان افروز بشارتیں 6* درج ہیں۔

تحریف کے موضوع پر میں کچھ لکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ اگر زندگی نے وفا کی اور مصروفیات نے فرصت دی تو انشاء اللہ آپ کی نظروں سے راقم کی کوئی تحریر گذرے گی۔

سرِ دست بائبل کا ایک حوالہ میں نے زیر بحث لانے کی کوشش کی ہے جس کے بارے میں مسلمان حضرات کا خیال ہے کہ وہ آنحضرت کے بارے میں پیشن گوئی ہے اور مسیحیوں کا کہنا ہے کہ جناب مسیح کے بارے میں ہے۔

میں اس مسئلے کو سلجھانے میں کس حد تک کامیاب ہوا ہوں اور کہاں تک میں نے انصاف کا دامن تھامے رکھا ہے۔ آپ کو فیصلہ کرنا ہے۔ حقیر سی کوشش حاضر خدمت ہے۔

سلیم

مثیلِ موسیٰ

"خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے یعنی تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔ تم اس کی سننا۔۔۔۔۔ میں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا وہی وہ ان سے کہے گا۔ اور جو کوئی میری ان باتوں کو جن کو وہ میرا نام لے کر کہے گا نہ سنے تو میں ان کا حساب اس سے لوں گا۔"

(توریت شریف کتابِ استثنا رکوع 18 آیت 15،18،19)۔

یہ ہیں توریت شریف کے وہ الفاظ جو موضوعِ بحث ہیں۔ جو وجہ نزاع ہیں۔ آخر ان آیات کا مصداق کون ہیں؟ کیا پیغمبر اسلام نہیں؟ آپ بنی اسرائیل کے "بھائیوں" بنی اسماعیل میں سے تھے۔ آپ جنابِ موسیٰ کی "مانند" تھے۔ انہی کی طرح صاحبِ کتاب وصاحب شریعت تھے۔ آپ جناب موسیٰ کی طرح صاحبِ سیف بھی تھے۔ دونوں نے غزوات میں حصہ لیا۔ آپ کو بھی جنابِ موسیٰ کی طرح اپنے وطن کو خیر باد کہنا پڑا۔ جنابِ موسیٰ نے جس شہر کو ہجرت کی اس کا نام مدیان (یا مدائن) تھا اور جس شہر کی طرف جناب نبی اسلام نے ہجرت کی اس کا نام مدینہ تھا۔ شہروں کے ناموں کی مماثلت اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ آپ ہی مثیلِ موسیٰ ہیں۔

آخر مسیحی حضرات کے پاس مندرجہ بالا دلائل کا کیا جواب ہے؟ بالکل سیدھا۔ سادہ سا ء کہ مندرجہ بالا تشریح کی تائید نہ تو توریت کا متن کرتاہے نہ سیاق وسباق۔ ہر مصنف کو اپنے الفاظ کے معانی متعین کرنے کا پورا پورا حق حاصل ہے اور توریت شریف کا مصنف ان الفاظ کو وہ معانی نہیں پہناتا جو اس کے معترضین پہناتے ہیں۔ نہ ہی بائبل کے دوسرے حصے اس تاویل کی تائید کرتے ہیں۔ نہ جنابِ مسیح نے ان الفاظ کے یہ معانی سمجھے نہ آپ کے حواریوں نے اور نہ ہی آپ کے ہمعصروں نے۔

جب صورتِ حال یہ ہو تو تائید یا تردید سے پیشتر اور موالفت یا مخالفت سے پہلے کیوں نہ ایک ایک لفظ کا بغور مطالعہ کرلیا جائے ۔ اس مطالعے کے دوران ہم ایک اصول نہ بھولیں ۔ جس طرح قرآن مجید اپنا مسفر خود ہے اسی طرح بائبل بھی اپنی مفسر خود ہے ۔ اسے اپنی مدد کے لئے برآمد کی ہوئی بیساکھیوں کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ، چاہے وہ کتنی خوبصورت کیوں نہ ہوں ۔

اول ۔ آئیے سب سے پہلے ان الفاظ پر غور کریں" تیرے ہی درمیان سے یعنی تیرے ہی بھائیوں میں سے " سوال یہ ہے کہ "تیرے بھائیوں " سے کون مراد ہے ؟ بنی اسماعیل یا بنی اسرائیل ؟ اولاً تو ان الفاظ " تیرے ہی بھائیوں میں سے " کی تشریح اس حوالے میں ، عبرانی زبان میں ، خود موجود ہے ۔" تیرے ہی درمیان سے ۔" اس صریح وضاحت کے بعد کسی ابہام کا امکان ہی نہیں رہتا۔ لیکن چونکہ "تیرے ہی درمیان سے " کے الفاظ توریت کے سامری نسخہ اور اعمال الرسل (رکوع 3 آیت 22 رکوع 7 آیت 37)۔ میں نہیں پائے جاتے ۔ اس لئے بار بار یہ بات دہرائی جاتی ہے کہ " تیرے بھائیوں " سے مراد بنی اسماعیل ہیں۔ لیکن کیا یہ سچ ہے ؟ اگر کسی نے اتنی زحمت گوارا کرلی ہوتی کہ پوری بائبل تو در کنار پوری توریت تو ایک طرف اگر صرف استثنا کی کتاب ہی کا مطالعہ کرلیا ہوتا اور ان تمام حوالجات پر غور کرلیا ہوتا جن میں لفظ " بھائی "استعمال ہوا ہے تو اس قسم کی غلط فہمی یا خوش فہمی کا شکار ہونے سے بچ گئے ہوتے ۔ استثنا کی کتاب میں لفظ "بھائی" مختلف تراکیب کے ساتھ مندرجہ ذیل مقامات پر استعمال ہوا ہے ۔

استثنا رکوع 1 آیت 16 : اُسی موقع پر میں نے تمہارے قاضیوں سے تاکیداً یہ کہا کہ تم اپنے بھائیوں کے مقدموں کو سننا پر خواہ بھائی بھائی کا معاملہ ہو یا پردیسی کا تم ان کا فیصلہ انصاف کے ساتھ کرنا ۔"

استثنا رکوع 1 آیت 28 : "ہمارے بھائیوں نے تو یہ بتا کر ہمارا حوصلہ توڑدیا ہے کہ وہاں کے لوگ ہم سے بڑے بڑے اور لمبے ہیں ۔"

استثنا رکوع 2 آیت 4: " تو ان لوگوں کو تاکید کردے کہ تم کو بنی عیسو تمہارے بھائی جو شعیر میں رہتے ہیں ان کی سرحد کے پاس سے ہو کر گزرنا ہے اور وہ تم سے ہراساں ہوں گے سو تم خوب احتیاط رکھنا ۔"

استثنا رکوع 2 آیت 8: "سو ہم اپنے بھائیوں بنی عیسو کے پاس سے جو شعیر میں رہتے ہیں کہ کترا کر میدان کی راہ سے ایلات اور عصیون جابر ہوتے ہوئے گزرے ۔"

استثنا رکوع 3 آیت 18 :" تم سب جنگی مرد مسلح ہو کر اپنے بھائیوں بنی اسرائیل کے آگے آگے پار چلو ۔"

استثنا رکوع 3 آیت 19 تا 20: " سو یہ سب تمہارے ان ہی شہروں میں رہ جائیں جو میں نے تم کو دیئے ہیں تاوقتیکہ خداوند تمہارے بھائیوں کو چین نہ بخشے جیسے ہم کو بخشا ۔"

استثنا رکوع 10 آیت 9 :" لاوی کو کوئی حصہ یا میراث اس کے بھائیوں کے ساتھ نہیں ملی ۔"

استثنا رکوع 13 آیت 6: " اگر تیرا بھائی یا تیری ماں کا بیٹا یا تیرا بیٹا یا بیٹی یا تیری ہم آغوش بیوی یا تیرا دوست جس کو تو اپنی جان کے برابر عزیز رکھتا ہے ۔" تجھے شرک کی دعوت دیں تو قطعاً قبول نہ کرنا ۔"

استثنا رکوع 15 آیت 2:" اگر کسی نے اپنے پڑوسی کو کچھ قرض دیا ہو تو وہ اسے چھوڑ دے اور اپنے پڑوسی یا بھائی سے اس کا مطالبہ نہ کرے ۔"

استثنا رکوع 15 آیت 3:" پردیسی سے تو اس کا مطالبہ کرسکتا ہے پر جو کچھ تیرا تیرے بھائی پر آتا ہے اس کی طرف سے دست بردار ہوجانا ۔"

استثنا رکوع 15 آیت 7:" جو ملک خداوند تیرا خدا تجھ کو دیتا ہے اگر اس میں کہیں تیرے پھاٹکوں کے اندر تیرے بھائیوں میں سے کوئی مفلس ہو تو اپنے مفلس بھائی کی طرف سے نہ اپنا دل سخت کرنا اور نہ ہی اپنی مٹھی بند کرلینا ۔"

استثنا رکوع 15 آیت 9: " خبردار تیرے مفلس بھائی کی طرف سے تیری نظر بد ہوجائے ۔"

استثنا رکوع 15 آیت 11:" تو اپنے ملک میں اپنے بھائی یعنی کنگالوں اور محتاجوں کے لئے اپنی مٹھی کھلی رکھنا ۔"

استثنا رکوع 15 آیت 12:" اگر تیرا کوئی بھائی خواہ وہ عبرانی مرد ہو یا عبرانی عورت تیرے ہاتھ بکے ۔۔۔۔۔"

استثنا رکوع 17 آیت 15 : " تو اپنے بھائیوں میں سے کسی کو اپنا بادشاہ بنانا اور پردیسی کو جو تیرا بھائی نہیں اپنے اوپر حاکم نہ کرلینا۔"

استثنا رکوع 17 آیت 20: " اس کےدل میں غرور نہ ہو کہ وہ اپنے بھائیوں کو حقیر جانے اور ان احکام سے نہ تو دہنے نہ بائیں مڑے تاکہ اسرائیلیوں کے درمیان اس کی اور اس کی اولاد کی سلطنت مدت تک رہے۔"

استثنا رکوع 18 آیت 2،1: " لاوی کاہنوں کو۔۔۔ ان کے بھائیوں کے ساتھ میراث نہ ملے۔

استثنا رکوع 18 آیت 7: " اپنے سب لاوی بھائیوں کی طرح جو وہاں خداوند کے حضور کھڑے رہتے ہیں وہ بھی خداوند اپنے خدا کے نام سے خدمت کرے۔"

استثنا رکوع 18 آیت 15: " خداوند تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے یعنی تیرے ہی بھائیوں سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔"

استثنا رکوع 18 آیت 18: " میں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کرونگا۔"

استثنا رکوع 19 آیت 18 تا 19: " اگر وہ گواہ جھوٹا نکلے اور اس نے اپنے بھائی کے خلاف جھوٹی گواہی دی ہو تو جو حال اس نے اپنے بھائی کا کرنا چاہا تھا وہی تم اس کا کرنا۔"

استثنا رکوع 20 آیت 8: " فوجی حکام لوگوں کی طرف مخاطب ہو کر ان سے یہ بھی کہیں کہ جو شخص ڈرپوک اور کچے دل کا ہو اپنے گھر کو لوٹ جائے تا نہ ہو کہ اس کی طرح اس کے بھائیوں کا حوصلہ بھی ٹوٹ جائے۔"

استثنا رکوع 22 آیت 1 تا 4: " تو اپنے بھائی کے بیل یا بھیڑ کو بھٹکتی دیکھ کر اس سے روپوشی نہ کرنا بلکہ ضرور تو اس کے اپنے بھائی کے پاس پہنچا دینا۔ اور اگر تیرا بھائی تیرے نزدیک نہ رہتا ہو یا تو اس سے واقف نہ ہو تو تو اس جانور کو اپنے گھر لے آنا اور وہ تیرے پاس رہے جب تک تیرا بھائی اس کی تلاش نہ کرے۔ تب تو اسے اس کو دے دینا۔ تو اس کے گدھے اور اس کے کپڑے سے بھی ایسا ہی کرنا۔ غرض جو کچھ تیرے بھائی سے کھویا جائے اور تجھ کو ملے تو اس سے ایسا ہی کرنا اور روپوشی نہ کرنا۔ تو اپنے بھائی کا گدھا یا بیل راستہ میں گرا ہوا دیکھ کر اس سے روپوشی نہ کرنا۔"

استثنا رکوع 23 آیت 7: " تو کسی ادومی سے نفرت نہ کرنا کیونکہ وہ تیرا بھائی ہے۔"

استثنا رکوع 23 آیت 19: " تو اپنے بھائی کو سود پر قرض نہ دینا۔"

استثنا رکوع 23 آیت 20: " تو پردیسی کو سود پر قرض دے تو دے پر اپنے بھائی کو سود پر قرض نہ دینا۔"

استثنا رکوع 24 آیت 7: " اگر کوئی شخص اپنے اسرائیلی بھائیوں میں سے کسی کو غلام بنائے۔۔۔ تو مار ڈالا جائے۔"

استثنا رکوع 24 آیت 10: " جب تو اپنے بھائی کو کچھ قرض دے تو گرو کی چیز لینے کو اس کے گھر میں نہ گھسنا۔"

استثنا رکوع 24 آیت 14: " تو اپنے غریب اور محتاج خادم پر ظلم نہ کرنا خواہ وہ تیرے بھائیوں میں سے ہو خواہ ان پردیسیوں میں سے جو تیرے ملک کے اندر تیری بستیوں میں رہتے ہیں۔"

استثنا رکوع 25 آیت 3: " وہ اسے چالیس کوڑے لگائے، اس سے زیادہ نہ مارے تا نہ ہو کہ اس سے زیادہ کوڑے سے تیرا بھائی تجھ کو حقیر معلوم ہونے لگے۔"

استثنا رکوع 25 آیت 5 تا 9 : " اگر کئی بھائی مل کر ساتھ رہتے ہوں اور ایک ان میں سے بے اولاد مر جائے تو اس مرحوم کی بیوی کسی اجنبی سے بیاہ نہ کرے بلکہ اس کے شوہر کا بھائی اس کے پاس جا کر اسے اپنی بیوی بنالے اور شوہر کے بھائی کا جو حق ہے وہ اس کے ساتھ ادا کرے اور اس عورت کا جو پہلا بچہ ہو وہ اس آدمی کے مرحوم بھائی کے نام کا کہلائے۔۔۔ میرا دیور اسرائیل میں اپنے بھائی کا نام بحال کرنے سے انکار کرتا ہے۔۔۔ جو آدمی اپنے بھائی کا گھر آباد نہ کرے۔"

استثنا رکوع 28 آیت 54: " اس کی بھی اپنے بھائی اور اپنی ہم آغوش بیوی اور اپنے باقی ماندہ بچوں کی طرف بری نظر ہو گی۔"

استثنا رکوع 32 آیت 50: " اسی پہاڑ پر جہاں تو (موسیٰ) وفات پائے، وفات پا کر اپنے لوگوں میں شامل ہو، جیسے تیرا بھائی ہارون ہور کے پہاڑ پر مرا اور اپنے لوگوں میں جا ملا۔"

استثنا رکوع 33 آیت 16: " ان سب کے اعتبار سے یوسف کے سر پر یعنی اسی کے سر کے چاند پر جو اپنے بھائیوں سے جدا رہا برکت نازل ہو۔"

استثنار کوع 33آیت 24:" آشر آس اولاد سے مالامال ہو۔وہ اپنے بھائیوں کامقبول ہو۔"

مندرجہ بالاحوالجات کے مطالعے سے قارئین پر یہ بات اظہر من الشمس ہوچکی ہوگی کہ اگرچہ استثنا کا مصنف لفظ "بھائی " کم وبیش 48 مرتبہ استعمال کرتاہے لیکن ایک دفعہ بھی اسے بنی اسماعیل کے لئے استعمال نہیں کرتا۔ ایسے حالات میں " بھائی " سے بنی اسماعیل مراد لینا حق وانصاف کاخون کرنے کے مترادف ہوگا۔

دوم ۔اب دوسرے جملے پر غور کیجئے۔" میری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔" تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا ۔" "میری مانند یا تیری مانند" سے کیامراد ہے؟ اس سے پہلے کہ ہم ان الفاظ کامفہوم سمجھنے کی کوشش کریں کیا یہ مناسب نہ ہوگا کہ ہم وہ اصول پھر دہرالیں جس کاذکر پہلے کیا جاچکا ہے کہ ہر مصنف کو اپنے الفاظ کا مفہوم متعین کرنے کا پورا پورا حق پہنچتا ہے اور بائبل اپنی مفسر خود ہے۔ توآئیے پھر بائبل سے ان الفاظ کے معانی متعین کریں۔اسی استثنا کی کتاب کے آخری باب میں مرقوم ہے کہ اگرچہ جناب موسیٰ کی وفات کو کافی عرصہ گزرچکاہے لیکن" اس وقت سے اب تک بنی اسرائیل میں کوئی نبی موسیٰ کی مانند جس سے خداوند نے روبرو باتیں کیں نہیں اٹھا۔اور اس کو خداوند نے ملک مصر میں فرعون اور اس کے سب خادموں اور اس کے سارے ملک کے سامنے سب نشانوں اور عجیب کاموں کے دکھانے کو بھیجتا تھا۔یوں موسیٰ نے سب اسرائیلیوں کے سامنے زور آور ہاتھ اور بڑی ہیبت کے کام کر دکھائے (توریت شریف کتاب استثنا رکوع 34 آیت 10تا12)۔

پہلی بات جس کا تذکرہ ان آیات میں کیا گیا ہے یہ ہے کہ "موسیٰ کی مانند" نبی کی توقع "بنی اسرائیل" میں سے تھی ۔ جس وقت استثنا کا آخری باب قلمبند کیا گیا اگرچہ اس وقت جناب موسیٰ کی وفات کو اچھا خاصا وقت گزرچکا تھا لیکن پھر بھی مثیل موسیٰ کی آمد کے منتظر تھے۔اور مثیل موسیٰ کو بنی اسرائیل سے آنا تھا۔اور مثیل موسیٰ اس وقت تک بنی اسرائیل میں سے مبعوث نہیں ہوا تھا۔ لوگ پھر بھی توقع لگائے بیٹھے رہے کہ وہ بنی اسرائیل میں سے آئے گا۔ کسی کو دور کی بھی نہ سوجھی کہ کہتا "یارو، آؤ بنی اسماعیل کے پاس چلیں۔ان سے معلوم کریں کہ آیاوہ نبی آچکا ہے یا نہیں ۔ کیونکہ بنی اسماعیل ہی توہمارے بھائی ہیں۔کیونکہ انہوں نے کبھی " تیرے بھائیوں " کا مطلب بنی اسماعیل نہ سمجھا۔ اس لئے اس قسم کی حرکت بھی نہ کی۔

دوسری بات۔جس کاتذکرہ مندرجہ بالاآیات (استثنار کوع 34آیت 1تا12) میں کیا گیا ہے اس بات کی تشریح ہے کہ مثیل موسیٰ سے کیامراد ہے؟ ایسے دعویدار میں کن باتوں کاہوناضروری ہے؟ وہ کیا شرائط ہیں؟ وہ کونسے نشانات ہیں جن سے ہم اس کی نشاندہی کرسکیں؟ ان آیات میں دو خصوصیات کا ذکر ہے۔ نمبر ایک خدا سے روبرو باتیں کرے 7* نمبر دووہ معجزات دکھائے۔

جب ہم قرآن مجید کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں محسوس ہوتاہے کہ اللہ جل شانہ نے آنحضرت سے روبرو کلام نہیں کیا بلکہ جبرائیل فرشتہ کے ذریعے اپنا کلام بھیجا۔اس طرح کلام بلاواسطہ نہیں رہتا بلکہ بالواسطہ ہوجاتا ہے۔اس سلسلے میں بخاری شریف کی اس حدیث کا تذکرہ خالی از دلچسپی نہ ہوگا جس میں نزول وحی اور کیفیت وحی کا ذکر ہے بخاری کے الفاظ یہ ہیں۔

عن عائشه رضى الله عنها ان الحارث بن هشام رضى الله عنه سال رسول الله صلى الله وسلم فقال يا رسول الله كيف يا تيك الوحى فقال ورسول الله صلى الله عليه وسلم احياناً ياتى مثل صلصة الجرس وهو اشد على فيفصم عنى وقدوعيت عنه ما قال نواحياناً يتمثل لى الملك رجالاً فيكلمى فاعى مايقول قالت عاشة رضى الله عنها ولقد راية ينزل عليه الوحى فى اليوم الشديد البرد فيفضم عنه وان جبينه ليفصد عرقاً

(حضرت عایشہ سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام نے رسول ﷺ سے پوچھا " یارسول اللہ آپ پر وحی کس طرح آتی ہے؟آپ ﷺ نے فرمایا کبھی تومیرے پاس وحی مثل گھنٹی کی آواز کے آتی ہے اور تمام وحیوں میں (یہ قسم وحی کی) مجھ پر زیادہ دشوار ہے۔پھر یہ کیفیت مجھ سے دور ہوجاتی ہے کہ فرشتے نے جو کچھ کہا اسے اخذ کرچکتا ہوں۔اور کبھی فرشتہ میرے سامنے آدمی کی صورت بن کر آتا ہے اور مجھ سے کلام کرتا ہے جو کچھ وہ کہتاہے اس کو میں حفظ کرلیتا ہوں۔" حضرت عائشہ فرماتی ہیں " بے شک میں نے سخت سردی والے دن میں آپ پر وحی اترتے ہوئے دیکھی اور (یہ دیکھا کہ اس وقت

آپ کی پیشانی سے پسینہ بہنے لگتا تھا 8*) اس روایت میں کہیں بھی خدا کے آنحضرت ﷺ سے روبرو کلام کرنے کا کوئی ذکر نہیں۔

اس کے برعکس جب ہم انجیل شریف کی طرف آتے ہیں تو انجیل شریف بہ مطابق راوی حضرت یوحنا کی پہلی ہی آیت میں ان الفاظ کا سامنا ہوتا ہے کہ " ابتدا میں کلام میں تھا۔ کلام خدا کے ساتھ تھا۔" (رکوع 1آیت 1) ۔ یونانی زبان کے الفاظ "پروس ٹون تھیون" کا مطلب ہے "کلام خدا کے روبرو تھا، بالمشافیہ تھا۔9* پھر اسی انجیل میں یہ بھی مرقوم ہے "خدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا۔ اکلوتا بیٹا جو باپ کی گود میں ہے اسی نے ظاہر کیا" (رکوع 1آیت 18) یالاثانی بیٹا جس کے باپ سے بہت گہرے مراسم ہیں۔10*۔

دوسری شرط جو مثیل موسیٰ کے لئے بیان کی گئی تھی یہ تھی کہ وہ نبی صاحبِ معجزات ہوگا۔ جناب مسیح کے بارے میں ہم جانتے ہیں کہ عہد جدید میں قدم قدم پر ان کے معجزات اور خارق العادت اعمال کا ذکر ہے اور قرآن مجید بھی ان معجزات کا موید ہے۔ لیکن جب ہم قرآن مجید کی طرف اس غرض سے متوجہ ہوتے ہیں کہ نبی اسلام کے معجزات کے بارے میں کچھ معلوم کریں تو ہمارا سامنا اس قسم کی آیات سے ہوتا ہے:

سورہ بنی اسرائیل آیت 59 مَنَعَنَا أَن نُّرْسِلَ بِالآيَاتِ إِلاَّ أَن كَذَّبَ بِهَا الأَوَّلُونَ

ترجمہ: اور ہم نے موقوف کیں نشانیاں بھیجنی کہ اگلوں نے ان کو جھٹلایا) 11*

سورہ انعام آیت 37 وَقَالُواْ لَوْلاَ نُزِّلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ قُلْ إِنَّ اللّهَ قَادِرٌ عَلَى أَن يُنَزِّلٍ آيَةً وَلَـكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لاَ يَعْلَمُونَ

ترجمہ: اور کہتے ہیں کیوں نہیں اتری اس پر کچھ نشانی اس کے رب سے ؟ توکہہ اللہ کو قدرت ہے کہ اتارے کچھ نشانی ولیکن ان بہتوں کو سمجھ نہیں)۔

سورہ انعام آیت 110 وَأَقْسَمُواْ بِاللّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَئِن جَاءتْهُمْ آيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا قُلْ إِنَّمَا الآيَاتُ عِندَ اللّهِ وَمَا يُشْعِرُكُمْ أَنَّهَا إِذَا جَاءتْ لاَ يُؤْمِنُونَ

ترجمہ: اور قسمیں کھاتے ہیں اللہ کی تاکید سے کہ اگر ان کو ایک نشانی پہنچے البتہ اس کو مانیں۔ توکہہ نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں۔ اور تم مسلمان کیا خبر رکھتے ہو کہ جب وہ آویں گی تو یہ مانیں گے)

سورہ اعراف آیت 203 وَإِذَا لَمْ تَأْتِهِم بِآيَةٍ قَالُواْ لَوْلاَ اجْتَبَيْتَهَا قُلْ إِنَّمَا أَتَّبِعُ مَا يِوحَى إِلَيَّ مِن رَّبِّي

ترجمہ: اور جب تو لے کر نہ جاوے ان پاس کوئی آیت کہیں کچھ چھانٹ کیوں نہ لایا؟ توکہہ میں چلتا ہوں اسی پر جو حکم آوے مجھ کو میرے رب سے)۔

سورہ یونس آیت 20 وَيَقُولُونَ لَوْلاَ أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّهِ فَانْتَظِرُواْ إِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُنتَظِرِينَ

ترجمہ: اور کہتے ہیں ،کیوں نہ اتری اس پر ایک نشانی اس کے رب سے سو توکہہ کہ چھپی بات اللہ ہی جانے سو راہ دیکھو میں تمہارے ساتھ راہ دیکھتا ہوں)۔

سورہ رعد آیت 7: وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُواْ لَوْلآ أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ

ترجمہ: اور کہتے ہیں منکر کیوں نہ اتری اس پر کوئی نشانی اس کے رب سے ؟ تو تو ڈر سنانے والا ہے اور ہر قوم کو ہوا ہے راہ بتانے والا۔

سورہ رعد آیت 27: وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُواْ لَوْلاَ أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ قُلْ إِنَّ اللّهَ يُضِلُّ مَن يَشَاء وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ أَنَابَ

ترجمہ: اور کہتے ہیں منکر، کیوں نہ اتری اس پر کوئی نشانی اس کے رب سے ؟کہہ اللہ بچلاتا ہے جس کو چاہے اور راہ دیتا ہے اپنی طرف اس کو جو رجوع ہوا)۔

سورہ عنکبوت آیت 50وَقَالُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَاتٌ مِّن رَّبِّهِ قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِندَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ

ترجمہ: اور کہتے ہیں کیوں نہ اتری اس پر کچھ نشانیاں ؟اس کے رب سے توکہہ نشانیاں ؟اس کے رب سے توکہہ نشانیاں توہیں اختیار میں اللہ کے اور میں تو یہی سنا دینے والا ہوں کھول کر۔

مندرجہ بالاحوالجات کے علاوہ قرآن مجید میں اور بھی بیشمار آیات ہیں جن میں بار بار یہ کہا گیا ہے کہ آنحضرت معجزات دکھانے کے لئے نہیں آئے۔آپ خود ہی اندازہ لگائیے کہ توریت کی اس آیت کے جس میں موعود نبی کے لئے صاحبِ معجزات ہونا شرط ہے آنحضرت کس طرح مصداق

ہوسکتے ہیں جبکہ قرآن مجید آپ سے نہ صرف کسی قسم کا معجزہ منسوب نہیں کرتا بلکہ آپ سے معجزات سرزد ہونے کی بھی تردید کرتا ہے۔

سوم۔ تیسری شرط یہ تھی کہ پیشن گوئی کا مصداق "نبی" ہوگا۔ معترضین یہ کہتے ہیں کہ چونکہ مسیحی حضرات جنابِ مسیح کو خدا اور ابن خدا مانتے ہیں۔ اس لئے وہ تو اس پیشن گوئی کا مصداق ہو ہی نہیں سکتے۔ البتہ جناب نبی اسلام ضرور اس کے مصداق ہیں۔ کیونکہ آپ نبی تھے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ قرآن مجید جناب مسیح کی نبوت کا معترف اور موید ہے۔ دوسرے رہ گیا عہد جدید یعنی انجیل شریف تو آئیے دیکھیں اس کے مطابق جناب مسیح نبی تھے یا نہیں۔ اس سلسلے میں ہم تین باتوں کی تحقیق کریں گے۔

نمبر ایک۔ آیا لوگ آپ کو نبی سمجھتے تھے یا نہیں ؟

نمبر دو۔ آیا آپ کے حواری آپ کو نبی سمجھتے تھے یا نہیں ؟

نمبر تین۔ آیا جناب مسیح خود اپنے آپ کو نبی سمجھتے تھے یا نہیں ؟

پہلے۔ کیا لوگ آپ کو نبی سمجھتے تھے یا نہیں ؟

انجیل شریف بہ مطابق راوی حضرت متی رکوع 16 آیت 13 تا 14 :

"جب یسوع (یعنی سیدنا عیسیٰ) قیصریہ فلپی کے علاقہ میں آئے تو آپ نے اپنے شاگردوں سے یہ پوچھا کہ لوگ ابن آدم کو کیا کہتے ہیں ؟ انہوں نے کہا بعض یوحنا بپتسمہ دینے والا کہتے ہیں ۔ بعض ایلیاہ بعض یرمیاہ یا نبیوں میں سے کوئی۔"

انجیل شریف بہ مطابق حضرت متی رکوع 21 آیت 11:

"بھیڑ کے لوگوں نے کہا یہ گلیل کے ناصرۃ کا نبی یسوع (سیدنا عیسیٰ) ہے۔"

انجیل شریف بہ مطابق حضرت متی رکوع 21 آیت 46:

" وہ اسے (یعنی جناب مسیح) پکڑنے کی کوشش میں تھے لیکن لوگوں سے ڈرتے تھے کیونکہ وہ اسے نبی جانتے تھے۔"

انجیل شریف بہ مطابق حضرت مرقس رکوع 6 آیت 14 تا 15:

"ہیرودیس بادشاہ نے اس کا (یعنی مسیح کا) ذکر سنا کیونکہ اس کا نام مشہور ہوگیا تھا اور اس نے کہا کہ یوحنا بپتسمہ دینے والا مردوں میں سے جی اٹھا ہے کیونکہ اس سے معجزے ظاہر ہوتے تھے۔ مگر بعض کہتے تھے کہ ایلیاہ ہے اور بعض یہ کہ نبیوں میں سے کسی کی مانند ایک نبی ہے۔"

انجیل شریف بہ مطابق حضرت رکوع 8 آیت 27 تا 28:

"پھر یسوع (جناب مسیح) اور آپ کے شاگرد قیصریہ فلپی کے گاؤں میں چلے گئے اور راہ میں اس نے اپنے شاگردوں سے یہ پوچھا کہ لوگ مجھے کیا کہتے ہیں ؟ انہوں نے جواب دیا کہ یوحنا بپتسمہ دینے والا اور بعض ایلیاہ اور بعض نبیوں میں سے کوئی۔

انجیل شریف بہ مطابق حضرت لوقا رکوع 7 آیت 16:

" جب آپ نے ایک مردہ زندہ کیا تو سب پر دہشت چھا گئی اور وہ خدا کی تمجید کرکے کہنے لگے کہ ایک بڑا نبی ہم میں برپا ہوا ہے اور خدا نے اپنی امت پر توجہ کی ہے۔"

انجیل شریف بہ مطابق حضرت لوقا رکوع 7 آیت 39:

"آپ کی دعوت کرنے والا فریسی یہ دیکھ کر اپنے جی میں کہنے لگا کہ اگر یہ شخص نبی ہوتا تو جانتا کہ جو اسے چھوتی ہے وہ کون اور کیسی عورت ہے کیونکہ وہ بدچلن ہے۔"

انجیل شریف بہ مطابق حضرت لوقا رکوع 9 آیت 8:

"بعض کہتے تھے کہ یوحنا مردوں میں سے جی اٹھا ہے اور بعض یہ کہ ایلیاہ ظاہر ہوا ہے اور بعض یہ کہ قدیم نبیوں میں سے کوئی جی اٹھا ہے۔"

انجیل شریف بہ مطابق حضرت یوحنا رکوع 4 آیت 19:

سامری عورت نے جناب مسیح سے کہا اے مولا مجھے معلوم ہوتا ہے کہ آپ تو نبی ہیں۔"

انجیل شریف بہ مطابق حضرت یوحنا رکوع 6 آیت 14:

پس جو معجزہ جناب مسیح نے دکھایا وہ لوگ آپ کو دیکھ کر کہنے لگے جو نبی دنیا میں آنے والا تھا فی الحقیقت یہی ہے۔"

انجیل شریف بہ مطابق حضرت یوحنا رکوع 7 آیت 40:

"پس بھیڑ میں سے بعض نے یہ باتیں سن کر کہا بے شک یہی وہ نبی ہے۔"

انجیل شریف بہ مطابق حضرت یوحنا رکوع 7 آیت 52:

"انہوں نے اس کے (نیکدیمس کے) جواب میں کہا تو بھی گلیل کا ہے؟ تلاش کر اور دیکھ کہ گلیل میں سے کوئی نبی برپا نہیں ہونے کا۔"

انجیل شریف بہ مطابق حضرت یوحنا رکوع 9 آیت 17:

انہوں نے پھر اندھے سے کہا کہ اس کے حق میں کیا کہتا ہے؟ اس نے کہا وہ نبی ہے۔"

دوسرے۔ کیا حواری آپ کو نبی سمجھتے تھے یا نہیں؟

انجیل شریف بہ مطابق حضرت لوقا رکوع 24 آیت 19 :

اماؤس کو جاتے ہوئے دو شاگرد جنہیں جناب مسیح اٹھنے کے بعد ملے۔ آپ نے ان سے پوچھا کیا ہوا؟ انہوں نے آپ سے کہا یسوع ناصری (یعنی سیدنا عیسیٰ) کا ماجرا جو خدا اور ساری امت کے نزدیک کام اور کلام میں قدرت والا نبی تھا۔"

تیسرے۔ کیا جنابِ مسیح خود اپنے آپ کو نبی سمجھتے تھے؟

انجیل شریف بہ مطابق حضرت متی رکوع 13 آیت 57 :

"یسوع نے ان سے کہا نبی اپنے وطن اور اپنے گھر کے سوا اور کہیں بے عزت نہیں ہوتا۔"

انجیل شریف بہ مطابق حضرت مرقس رکوع 6 آیت 4:

سیدنا مسیح نے ان سے کہا نبی اپنے وطن اور اپنے رشتہ داروں اور اپنے گھر کے سوا اور کہیں بے عزت نہیں ہوتا۔"

انجیل شریف بہ مطابق حضرت لوقا رکوع 4 آیت 24:

"سیدنا مسیح نے ان سے فرمایا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ کوئی نبی اپنے وطن میں مقبول نہیں ہوتا۔"

انجیل شریف بہ مطابق حضرت یوحنا رکوع 4 آیت 44:

" سیدنا مسیح نے خود گواہی دی کہ نبی اپنے وطن میں عزت نہیں پاتا۔"

انجیل شریف بہ مطابق حضرت متی رکوع 23 آیت 37:

"اے یرشلم؛ اے یروشلم؛ تو جو نبیوں کو قتل کرتی اور جو تیرے پاس بھیجے گئے ان کو سنگسار کرتی ہے؛ کتنی بار میں نے چاہا کہ جس طرح مرغی اپنے بچوں کو پروں تلے جمع کرلیتی ہے اسی طرح میں بھی تیرے لڑکوں کو جمع کرلوں مگر تم نے نہ چاہا۔"

انجیل شریف بہ مطابق حضرت لوقا رکوع 13 آیت 33 تا 34 :

"مجھے آج اور کل اور پرسوں اپنی راہ پر چلنا ضرور ہے کیونکہ ممکن نہیں کہ نبی یروشلم سے باہر ہلاک ہو۔ اے یروشلم؛ اے یروشلم؛ تو جو نبیوں کو قتل کرتی ہے اور جو تیرے پاس بھیجے گئے ان کو سنگسار کرتی ہے کتنی ہی بار میں نے چاہا کہ جس طرح مرغی اپنے بچوں کو پروں تلے جمع کرلیتی ہے اسی طرح میں بھی تیرے بچوں کو جمع کرلوں مگر تم نے نہ چاہا۔

اب آخر میں اس بات پر بھی غور کرلیں کہ آیا کہیں واضح الفاظ میں کہا گیا ہے کہ جناب موسیٰ کی پیش گوئی کے مصداق جناب مسیح تھے یا یہ صرف ہمارا استدلال واستنتاج ہے۔

پہلے۔ کیا لوگ آپ کو جنابِ موسیٰ کی پیش گوئی کا مصداق سمجھتے تھے یا نہیں؟

انجیل شریف بہ مطابق حضرت یوحنا رکوع 1 آیت 45:

"فلپس نے نتن ایل سے مل کر اس سے کہا جس کا ذکر موسیٰ نے توریت میں اور نبیوں نے کیا ہے وہ ہم کو مل گیا ہے۔ وہ یوسف کا بیٹا یسوع ناصری ہے۔

انجیل شریف بہ مطابق حضرت یوحنا رکوع 6 آیت 14:

" پس جو معجزہ اس نے دکھایا وہ لوگ اسے دیکھ کر کہنے لگے جو نبی دنیا میں آنے والا تھا فی الحقیقت یہی ہے۔"

انجیل شریف بہ مطابق حضرت یوحنا رکوع 4 آیت 40:

"پس بھیڑ میں سے بعض نے یہ باتیں سن کر کہا بے شک یہی وہ نبی ہے۔"

دوسرے۔ کیا حواری آپ کو اس پیشن گوئی کا مصداق سمجھتے تھے؟

انجیل شریف کتاب اعمال الرسل رکوع 3 آیت 11 تا 26:

پطرس کی شہادت " جن باتوں کی خدا نے سب نبیوں کو زبانی پیشتر خبر دی تھی کہ اس کا مسیح دکھ اٹھائیگا وہ اسی نے اسی طرح پوری کیں۔۔۔۔ چنانچہ موسیٰ نے کہا کہ خداوند خدا تمہارے بھائیوں میں

سے تمہارے لئے مجھ سا ایک نبی برپا کرے گا۔ جو کچھ وہ تم سے کہے اس کی سننا۔ اور یوں ہوگا کہ جو شخص اس نبی کی نہ سنیگا وہ امت میں سے نیست ونابود کردیا جائے گا۔ بلکہ سموئیل سے لے کر پچھلوں تک جتنے نبیوں نے کلام کیا ان سب نے ان دنوں کی خبر دی ہے۔"

اعمالرسل رکوع 7 آیت 37،52،53 :

ستفنس کی شہادت: "یہ وہی موسیٰ ہے جس نے بنی اسرائیل سے کہا کہ خدا تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لئے مجھ سا ایک نبی برپا کرے گا۔۔۔۔ نبیوں میں سے کس کو تمہارے باپ دادا نے نہیں ستایا؟ انہوں نے اس راستباز (مسیح) کے آنے کی پیش خبر دینے والوں کو قتل کیا اور اب تم اس کے پکڑوانے والے اور قاتل ہوئے۔ تم نے فرشتوں کی معرفت سے شریعت تو پائی پر عمل نہ کیا۔"

اعماالرسل رکوع 28 آیت 33:

" پولس کی شہادت: وہ اس سے ایک دن ٹھہرا کر کثرت سے سے اس کے ہاں جمع ہوئے اور وہ خدا کی بادشاہی کی گواہی دے دے کر اور موسیٰ کی توریت اور نبیوں کے صحیفوں سے یسوع کی بابت سمجھا سمجھا کر صبح سے شام تک ان سے بیان کرتا رہا۔"

تیسرے۔ کیا جنابِ مسیح نے خود اس بات کا دعویٰ کیا کہ میں اس پیشن گوئی کا مصداق ہوں؟

انجیل شریف بہ مطابق حضرت لوقا رکوع 24 آیت 27:

" موسیٰ سے اور سب نبیوں سے شروع کرکے سب نوشتوں میں جتنی باتیں اس کے حق میں لکھی ہوئی ہیں وہ ان سمجھادیں۔"

انجیل شریف بہ مطابق حضرت لوقا رکوع 24 آیت 44تا45:

"پھر اس نے ان سے کہا یہ میری وہ باتیں ہیں جو میں نے تم سے اس وقت کہی تھیں جب تمہارے ساتھ تھا کہ ضرور ہے جتنی باتیں موسیٰ کی توریت اور نبیوں کے صحیفوں اوزبور میں میری بابت لکھی ہیں پوری ہوں۔ پھر سیدنا مسیح نے ان کا ذہن کھولاتا کہ کتاب مقدس کو سمجھیں۔

انجیل شریف بہ مطابق حضرت یوحنار کوع 5 آیت 46:

"اگر تم موسیٰ کا یقین کرتے تو میرا بھی یقین کرتے اس لئے کہ اس نے میرے حق میں لکھا ہے۔"

چہارم۔ یہ کہا گیا تھا کہ "تم اس کی سننا" (استشنار کوع 18 آیت 15؛ اعمالرسل رکوع 3 آیت 23)۔ اس کی تکمیل یوں ہوئی کہ جب جناب مسیح اپنے حواریوں پطرس، یعقوب اور یوحنا کے ہمراہ پہاڑ پر تھے تو ان کے سامنے آپ کی صورت بدل گئی اور آپ کا چہرہ سورج کی مانند چمکا اور آپ کی پوشاک نور کی مانند سفید ہوگئی اور دیکھو موسیٰ اور ایلیاہ آپ کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے انہیں دکھائی دئیے۔۔۔ ایک نورانی بادل نے ان پر سایہ کرلیا اور اس بادل میں سے آواز آئی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں اس کی سنو۔(حضرت متی رکوع 17 آیت 1تا 8 حضرت مرقس رکوع 9 آیت 2تا8 حضرت لوقا رکوع 9 آیت 28تا36)۔

پنجم۔ مثیلِ موسیٰ کی بابت پیش گوئی میں کہا گیا تھا کہ "اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا وہی وہ ان سے کہے گا" (استشنار کوع 18 آیت 18) دوسروں کی نہیں خود جنابِ مسیح کی اپنی بابت یہ شہادت ہے۔

انجیل شریف بہ مطابق حضرت یوحنار کوع 7 آیت 16تا17:

"میری تعلیم میری نہیں بلکہ میرے بھیجنے والے کی ہے۔ اگر کوئی اس کی مرضی پر چلنا چاہے تو وہ اس تعلیم کی بابت جان جائے گا کہ خدا کی طرف سے یا میں اپنی طرف سے کہتا ہوں۔"

انجیل شریف بہ مطابق حضرت یوحنار کوع 8 آیت 28:

"اپنی طرف سے کچھ نہیں کرتا بلکہ جس طرح باپ نے مجھے سکھایا اسی طرح یہ باتیں کہتا ہوں۔"

انجیل شریف بہ مطابق حضرت یوحنار کوع 12 آیت 49تا50:

" میں نے کچھ اپنی طرف سے نہیں کہا بلکہ باپ جس نے مجھے بھیجا اسی نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ کیا کہوں اور کیا بولوں۔۔۔ جو کچھ میں کہتا ہوں جس طرح باپ نے مجھ سے فرمایا ہے اسی طرح کہتا ہوں۔"

انجیل شریف بہ مطابق حضرت یوحنار کوع 14 آیت 10:

" یہ باتیں جو میں تم سے کہتا ہوں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ باپ مجھ میں رہ کر اپنے کام کرتا ہے۔

انجیل شریف بہ مطابق حضرت یوحنار کوع 14 آیت 24:

"جو کلام تم سنتے ہو وہ میرا نہیں بلکہ باپ کا ہے جس نے مجھے بھیجا۔"

انجیل شریف بہ مطابق حضرت یوحنار کوع 17 آیت 8:

" جو کلام تونے مجھے پہنچایا وہ میں نے ان کو پہنچایا۔"

انجیل شریف بہ مطابق حضرت یوحنا رکوع 17 آیت 14:

"میں نے تیرا کلام پہنچادیا۔"

صرف یہی نہیں کہ آپ نے کلام خدا پہنچایا بلکہ آپ خود بہ نفس نفیس کلامِ خدا تھے۔

انجیل شریف بہ مطابق حضرت یوحنا رکوع 1 آیت 1:

" ابتدا میں کلام میں تھا اور کلام خدا کے ساتھ اور کلام خدا تھا۔"

بہ مطابق حضرت یوحنا رکوع 1 آیت 14:

" اور کلام مجسم ہوا اور فضل اور سچائی سے معمور ہو کر ہمارے درمیان رہا اور ہم نے اس کا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال۔"

انجیل شریف خط اول حضرت یوحنا رکوع 1 آیت 1:

" اس زندگی کے کلام کی بابت جو ابتدا سے تھا اور جسے ہم سنا اور اپنی آنکھوں سے دیکھا بلکہ غور سے دیکھا اور اپنے ہاتھوں سے چھوا۔"

انجیل شریف کتاب مکاشفہ رکوع 19 آیت 11 تا 13:

" پھر میں نے آسمان کو کھلا ہوا دیکھا اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سفید گھوڑا ہے اور اس پر ایک سوار ہے جو سچا اور برحق کہلاتا ہے ۔۔۔ اس کا نام کلام خدا کہلاتا ہے ۔"

سورہ آل عمران آیت 39: أَنَّ اللّهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيَـى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّهِ

سورہ آل عمران آیت 45: إِذْ قَالَتِ الْمَلآئِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ

ششم۔ " جو کوئی میری ان باتوں کو جن کو وہ میرا نام لے کر کہے گا نہ سنے تو میں ان کا حساب اس سے لوں گا" (استثنا رکوع 18 آیت 19) یا "جو شخص اس نبی کی نہ سنے گا وہ امت میں سے نیست و نابود کردیا جائے گا۔" (اعمال الرسل رکوع 3 آیت 23) اس کا مصداق کون ہے ؟

جنابِ مسیح نے خود کہا:

انجیل شریف بہ مطابق حضرت متی رکوع 21 آیت 43 تا 44:

"میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہی تم سے لے لی جائے گی اور اس قوم کو جو اس کے پھل لائے دیدی جائیگی۔ اور جو اس پتھر پر گرے گا ٹکڑے ٹکڑے ہوجائے گا لیکن جس پر وہ گریگا اسے پیس ڈالے گا۔

انجیل شریف بہ مطابق حضرت لوقا رکوع 20 آیت 17 تا 18:

" جس پتھر کو معماروں نے رد کیا وہی کونے کے سرے کا پتھر ہوگیا۔ جو کوئی اس پر گرے گا اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہوجائینگے لیکن جس پر وہ گرے گا اسے پیس ڈالے گا۔"

اس پیشن گوئی کے ضمن میں ایک بات قابل غور ہے کہ جب آپ کے حواری پطرس نے استثنا کی پیش گوئی کا مصداق جنابِ مسیح کو بتایا (اعمال الرسل رکوع 3 آیت 11 تا 26) تو ایک توجیہ یہ پیش کی کہ "ابرہام" اور اضحاق اور یعقوب کے خدا یعنی ہمارے باپ دادا کے خدا نے اپنے خادم یسوع کو جلال دیا۔" (آیت 13) کیونکہ خدا نے حضرت ابراہیم سے کہا" تیری اولاد سے دنیا کے سب گھرانے برکت پائیں گے۔" (آیت 25) اسی طرح سے شہید اول ستفنس نے بھی یہ جملہ استعمال کیا (اعمال الرسل رکوع 7 آیت 32) ۔اس سے یہ بات اظہر من الشمس ہوجاتی ہے کہ جناب موسیٰ کی پیش گوئی کے مصداق کا شجرہ نسب یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم سے ملنا چاہئے نہ کہ اسماعیل بن ابراہیم سے۔ جنابِ مسیح یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم کی نسل سے تھے (دیکھئے حضرت متی رکوع 1 آیت 1 تا 16 اور حضرت لوقا رکوع 3 آیت 23 تا 28)۔

کیا یہ بات اپنے اندر وزن نہیں رکھتی کہ بائبل میں بار بار "ابرہام اور اضحاق اور یعقوب کا خدا" کا ذکر ہے لیکن ایک مرتبہ بھی " ابرہام اور اسماعیل کا خدا 12* کا ذکر نہیں۔ مندرجہ ذیل مقامات پر "ابرہام اور اضحاق اور یعقوب کا خدا" کا ذکر ہے۔

بائبل مقدس کتاب خروج رکوع 3 آیت 6و15و16 ۔ رکوع 4 آیت 5رکوع 6 آیت 3 پہلا سلاطین رکوع 18 آیت 36 ۔پہلا تواریخ رکوع 29 آیت 18 دوسرا تواریخ رکوع 30 آیت 6 حضرت متی رکوع 22 آیت 32حضرت مرقس رکوع 12 آیت 26 حضرت لوقا رکوع 20 آیت 37اعمال الرسل رکوع 3 آیت 13 رکوع 7 آیت 32۔

مندرجہ ذیل مقامات پر "ابرہام اور اضحاق اور یعقوب" سے عہد کا ذکر ہے۔

خروج رکوع 2 آیت 24 رکوع 6 آیت 8 رکوع 32 آیت 13 رکوع 33 آیت 1 پہلا احبار رکوع 26 آیت 42 گنتی رکوع 32 آیت 11 استثنار کوع 1 آیت 8 رکوع 6 آیت 10 رکوع 9 آیت 5 و 27 رکوع 29 آیت 13 رکوع 30 آیت 20 رکوع 34 آیت 4 دوسرا سلاطین رکوع 13 آیت 23 پہلا تواریخ رکوع 16 آیت 16 و 17 زبور 105 آیت 9 تا 10 یرمیاہ 33 آیت 26 حضرت لوقا رکوع 13 آیت 28۔

مندرجہ بالا مقامات کا مطالعہ قاری پر روز روشن کی طرح عیاں کردے گا کہ خدا کا وعدہ کس خاندان سے تھا اور پیشن گوئی کا مصداق کون تھا۔

سابقہ صفحات کے مطالعہ نے یہ بات واضح کردی ہوگی کہ اگر بائبل کو خود اپنی تفسیر کرنے کی اجازت دی جائے اور بائبل کے مصنفین کو اپنے معانی متعین کرنے کا حق دیا جائے تو قطعاً اس بات کے بارے میں کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہیں رہتی کہ مثیلِ موسیٰ کون ہے؟ تکمیل نبوت کس پر ہوئی؟ وہ جس نے کہا "موسیٰ در توریت درباره من نوشته است"

حوالہ جات

1۔ بائبل سے قرآن تک" حضرت مولانا رحمت اللہ صاحب کیرانوی کی شہرہ آفاق تالیف" اظہار الحق" کا اردو ترجمہ اور شرح تحقیق ترجمہ مولانا اکبر علی صاحب شرح وتحقیق : محمد تقی عثمانی مکتبہ دارالعلوم کراچی اشاعت اول 1388 ہجری صفحہ 21 (محولہ بالا الفاظ مفتی محمد شفیع صاحب کے ہیں)۔

2۔ مولانا محمد تقی عثمانی (مرتب) بائبل کیا ہے؟ مکتبہ دارالعلوم ۔ کراچی ۔اشاعت اول جولائی 1973 صفحہ 7 (بیان ناظم مکتبہ دارالعلوم)۔

3۔ بائبل کیاہے؟" صفحہ 7 (بیان ناظم مکتبہ دارالعلوم)۔

4۔ ہندوستانی اخبار" ٹائمز آف لندن" بحوالہ" بائبل کیاہے؟" صفحہ 4و7و10 ۔

5۔ بائبل کیاہے؟ صفحہ 92 (اشتہار)

6۔ بائبل کیاہے؟ صفحہ 92 (اشتہار)

7۔ اس ضمن میں ملاحظہ کیجئے گنتی رکوع 12 آیت 6 تا 8 : تب اس نے (خداوند خدا نے) کہا میری باتیں سنو اگر تم میں کوئی نبی ہو تو میں جو خداوند خدا ہوں اسے رویا میں دکھائی دوں گا اور خواب میں اس سے باتیں کروں گا۔ پر میرا خادم موسیٰ ایسا نہیں ہے ۔ وہ میرے سارے خاندان میں امانتدار ہے ۔ میں اس سے معموں میں نہیں بلکہ روبرو اور صریح طور پر باتیں کرتا ہوں اور اسے خدا کا دیدار بھی نصیب ہوتا ہے۔"

8۔ تجرید البخاری ۔" اصل عربی ور ترجمہ اردو ملک دین محمد اینڈ سنز لاہور باب کیف کان بد الوحی الی رسول ﷺ حدیث نمبر 2 صفحہ 4و5۔

9۔ Hendrikesn William A Commentary on the Gospel Of John (A Geneva Series Commentary) The Banner of Truth 1961 p.69.

"الکلام خدا کے بالمشاف تھا (پروس ٹون تھیون) یعنی الکلام کو الاب کے ساتھ قریب ترین ممکنہ رفاقت حاصل تھی اور اس رفاقت میں اسے دلی سکون حاصل تھا (مقابلہ کیجئے خطِ اول حضرت یوحنا رکوع 1 آیت 2 (صفحہ 70) انجیل شریف میں (حرف جار) "پروس" چھ سو سے زائد مقامات پر حالت مفعولی میں استعمال ہوا ہے ۔ یہ لفظ کسی مقام کی حرکت یا تحریک کو ظاہر کرتا ہے یا قرب اقرب کو جیسے اس مقام (یوحنا 1:1) میں اس لئے اس سیاق وسباق میں اس کا مفہوم دوستی اور گھرے مراسم ہے۔(صفحہ 70 حاشیہ 18)۔

10۔ su Hijo unico que vive en intima communion con el padre: Anita volloton Dios Llega al Hombre el Nuevo Testamento de Nuestro Senor Jesus Cristo Version Popular Sociededes Biblica Unidas Segunda edicion 1970.

11۔ قرآن مجید کے حوالہ جات کا ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی کا ہے : عکسی قرآن مجید مع ترجمہ وتفسیر موضح القرآن از شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی تاج کمپنی لمٹیڈ ۔ لاہور۔

12۔ ویسے تو اس بات کا تذکرہ اسلامی کتب میں بھی ملتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کم زکم ایک دفعہ ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کا خدا " کا ذکر کیا۔ واخرج البیقی فی الدلائیل من طریق سلمتہ بن عبد یشوع عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ کتب الیٰ اہل نجوان قبل ان ینزل علیہ طس سلیمان باسم الہ ابراہیم واسحاق ویعقوب عن محمد النبی ۔

(جلال لدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی لباب النقول فی اسباب النزول مطبعتہ مصطفی البابی الحلبی واو لادہ بمصر الطبعۃ الثانی 1954 صفحہ 45 بیہقی نے دلائل میں حدیث نقل کی ہے کہ سلمہ بن عبد یشوع نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے طس سلیمان کے نزول سے پیشتر اہل نجران کولکھا"ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کے خدا کے نام سے محمد نبی کی طرف سے " (ترجمہ الراقم) اگرچہ اس حدیث میں آگے کچھ ذکر نہیں ہے لیکن گمان غالب یہی ہے کہ نصاریٰ نجران نے "ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کے خدا" سے کچھ ایسا استدلال کیا ہوگا کہ آپ نے آئندہ اسے استعمال کرنامناسب نہیں سمجھا۔